بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونو ا مع الصادقین﴾

اکابر کی قیمتی نصیحتیں

(علماء اور طلباء کے لئے انمول خزانہ)

مرتب:
ابوعبدالعزیز محمد فلاحی
مدرّس دارالعلوم زکریا
لینیشیا جنوبی افریقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارشادات: حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی نور اللہ مرقدہ

☆ ہماری شریعتِ مقدسہ میں دونوں شانیں جمع ہیں عفوودرگذر اور معافیاں بھی ہیں اور ساتھ ساتھ حدود وقصاص اور جہاد بھی ہے۔

ارشادِ نبوی ہے:"**أنا الضحوک القتّال**" میں بہت زیادہ ہنس مکھ بھی ہوں اور بہت زیادہ قتال کرنے والا بھی ہوں۔

☆ سورج فقط مکان کو روشن کرتا ہے اور علم کی روشنی قلوب اور ارواح کو روشن کرتی ہے سورج سے فقط زمین اور مکان روشن ہوتا ہے اور علم سے زمان، مکان اور اعیان سب روشن ہوجاتے ہیں تو معنیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نورِ خداوندی ہیں مگر مادّی نور نہیں ہیں معنوی نور ہیں یعنی علم الٰہی کا پرتو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر پڑ رہے وہ عالم میں کسی کے اوپر نہیں ڈالا گیا۔

۴ ☆ دراصل عمل کو مقبول بنانے والی چیز وہ اخلاص کی قوت ہے عمل تو بمنزلہ ڈھانچے کے ہے اور روح اس کے اندر حسن نیت ہے، اگر یہ روح نہ ہو تو عمل کا ڈھانچہ لاش کے مانند ہے اور لاش کا انجام پھٹنا پھولنا، سڑنا، گلنا ہے، اسی طرح عمل ہے اس کے لئے اخلاص روح ہے وہ آخرت تک پہنچے گا اس پر ثمرات مرتّب ہوں گے۔

☆جب ہم خاک بن کے رہیں گے تو خاک وہ چیز ہے کہ پھول پھل اسی سے اگتے ہیں، دنیا میں باغ وبہار کی رونق اسی سے ہے آج تک آگ نے کسی درخت کو نہیں اُگایا، آج تک کسی آگ کے اندر سے کوئی دریا نہیں نکلا، مٹی خشکی بھی پیدا کرتی ہے پھول پھل اُگاتی ہے سکون وراحت بھی پیدا کرتی ہے، ہاں آگ کے خادم کی حیثیت سے وقتاً فوقتاً تاپ لیتے ہیں لیکن جب وہ حدود سے گذرتی ہے تو پھر اس کو بجھانے کی فکر اور کوشش کرتے ہیں کہ اس کمبخت کے اوپر پانی ڈالو ورنہ یہ تو جلادے گی۔

خلاصہ اینکہ جب ہم خاکی الاصل ہیں تو ہمارا کام خاک بن کے رہنا ہے اور خاک بن کے رہنے کے معنی تأدب اور ادب مع اللہ ہی ہے۔

☆انسان کی خصوصیت علوم طبعیہ، علومِ وھبیّہ، علومِ خیالیہ اور علومِ شیطانیہ نہیں بلکہ علومِ الٰہیہ ہیں، علومِ رسالت وعلوم نبوت ہیں جو انسان کے سوا کسی کو میّسر نہیں اس لئے انسان اگر ساری مخلوقات پر برتری اور فضیلت کا دعوی کرسکتا ہے تو وہ علوم شرعیہ ہی کے ذریعہ کرسکتا ہے۔

☆ہم نے خود دارالعلوم دیوبند میں دیکھا ہمارے کئی ہم جماعت ہیں جنہوں نے کوئی محنت نہیں کی، ہمیشہ امتحانات میں فیل ہوتے رہے مگر عقیدت ونیازمندی سے اساتذہ کی خدمت میں لگے رہتے تھے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ اچھے اچھے ذی استعداد طالبِ علم وہ کام نہیں کررہے ہیں جو وہ قلیل الاستعداد مخلوق کی اصلاح کررہے ہیں، کچھ دعائیں مِل جاتی ہیں، کچھ برکتیں ساتھ ہوجاتی ہیں۔

☆طلباء، اساتذہ زیادہ تر قابلیت پیدا کرنے کے چکّر میں سرگرداں رہتے ہیں، میں اس

سے انکار نہیں کرتا کہ آج سے آپ مطالعہ چھوڑ دیجئے، کتابیں نہ دیکھئے، تکرار ختم کردیجئے، یہ سب کچھ ہو مگر یہ اسباب قابلیت پیدا کرنے کے ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہ اسباب بھی پیدا کیجئے جن سے مقبولیت بھی پیدا ہو تأدب اور اپنے اخلاق کی درستگی، اپنے اساتذہ کی اطاعت اور ساتھ ساتھ اپنے اندر غنا اور استغناء جو علم کا خاص وصف ہے وہ پیدا کرنا ہوگا اس صورت کے پیدا ہوجانے کے بعد اگر مَن بھر علم ہوگا تو دس مَن ہو کے نمایاں ہوگا

☆ہم خاکی النسل ہیں، خاک کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ آسمان میں جاکے اڑے، وہ تو پاپال رہے گی تب ہی اچھی رہے گی، اگر اُڑ کے چلی تو جس پر گرے گی وہ دامن جھاڑ دیں گے، جس کی آنکھ میں گرے گی وہ لعنت بھیجیں گے لیکن اگر جوتوں میں پامال رہے گی تو اس کے اوپر تیمم کریں گے طاہر ہی نہیں بلکہ مطہّر بھی سمجھیں گے لہذا خاک بن کے رہیں آگ بن کے نہیں۔

☆دنیا میں انبیاء علیہم السلام کا آنا دنیا اور آخرت دونوں کے لئے ہوتا ہے فقط آخرت کے لئے نہیں ہوتا۔

☆علم اور اخلاق کا بالآخر نتیجہ یہ نکلا کہ جو قوم دنیا کی ساری قوموں میں پس ماندہ اور پست تھی وہ اتنی اونچی بنی کہ ساری دنیا کی قومیں اس کے سامنے نیچی بن گئیں۔

☆محبت اور اس جذبے سے نصیحت کی جائے کہ کسی طرح قبول کرے بعض اس جذبے سے نصیحت کرتے ہیں کہ میرا فرض ادا ہوجائے یہ چاہے جہنم میں جائے یا جنت میں۔

☆حضرت یوسف علیہ السلام کے وعظ سے عبرت پکڑنی چاہئے کہ ذرا سا موقع ملا تو انہوں نے فوراً نصیحت فرمائی اور دل میں ایمان اتار دیا۔

یہی ہم سب کا فرض ہونا چاہئے کہ ذرا بھی ماننے کی استعداد اور صلاحیت دیکھیں تو کلمۂ حق کہنے سے نہ چوکیں مگر شفقت وحکمت کے ساتھ۔

☆اہلِ حق کون ہیں؟ وہ ہیں جو نہ متکبر ہیں نہ ذلیل النفس ہیں بلکہ وقور النفس اور متواضع النفس ہیں وہ درمیان میں ہیں جو کہ اہل سنت والجماعت ہیں جن کے ایک ہاتھ میں قرآن یعنی کلام اللہ کا دامن ہے اور ایک ہاتھ میں اہل اللہ کا دامن ہے۔

☆ آپ کا للچائی نظروں سے دیکھنا کہ ہمارے پاس پیسہ نہیں، ہمارے پاس یہ نہیں وہ نہیں کل کو کیا کریں گے؟ یہ علم کی انتہائی توہین ہے نیز مقامِ علم کی بھی انتہائی توہین ہے، آپ کو اپنا مقام سمجھ لینا چاہئے اور یہ بھی کہ آپ کی حیثیت دنیا میں ہاتھ پیر کی نہیں، نہ ہی آپ دنیا کے کان آنکھ اور ناک ہیں بلکہ پورے عالم کے قلب ہیں۔

☆اہل اللہ کی غلطی اور لغزشیں بھی ہماری ہزاروں طاعات سے کہیں بہتر اور افضل ہوتی ہیں حضرت آدم علیہ السلام سے ذراسی لغزش ہوگئی مگر وہ لغزش اور وہی غلطی ہزاروں برکات کا پیش خیمہ بن گئی۔

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نبشتن شیر وشیر

☆تھوڑا علم عبدیت کے ساتھ دوگنا اور مقبول ہوجاتا ہے لہٰذا طلباء کو چاہئے کہ پورے وقار کے ساتھ، پوری ریاضت کے ساتھ اور پوری محنت کے ساتھ علم الٰہی کے اندر متوجہ رہیں۔

☆ بے ادب آدمی کو علم حاصل نہیں ہوگا جو استاد کی شان میں گستاخ ہوگا وہ ہمیشہ علم سے محروم رہے گا، جو متواضع رہے گا اگرچہ محنت نہ کرے محروم نہیں جاسکتا۔

ارشادات حضرت مولانا سید ابرار احمد صاحب دھلویؒ

☆دعاء الحاح وزاری، عاجزی وانکساری سے بھرپور ہونی چاہئے۔

☆اپنی تقدیر پر ہمیشہ خوش رہنا چاہئے یہ باعثِ سکون ہے۔

☆بہت از دحام اور بھیڑ بھاڑ سے بچنا چاہئے اس سے یکسوئی فوت ہوجاتی ہے۔

☆لوگوں کی تعریف کو اپنے سر پر جوتے مارنا سمجھو، خوش نہ ہوجئے۔

☆اللہ پاک کا بڑا احسان وکرم ہے کہ اس نے دنیا کے جھمیلوں سے چھڑا کر پڑھنے پڑھانے میں لگا رکھا ہے۔

☆بعض نوجوان نئے رسائل پڑھ کر ہمارے اسلاف اور اکابر پر کلام کرتے ہیں یہ بہت خسارہ کی بات ہے۔

☆علمی نکات اور اسرار وحکم علمی انہماک اور کثرتِ مطالعہ کا ثمرہ ہے۔

☆طلباء کے ساتھ بیجا سختی کبھی کبھی علم سے محرومی کا سبب بن جاتی ہے جس کا ذمہ دار استاد ہوتا ہے۔

☆برسر بازار اگر طالب علم کو سزا دی جائے اور اس کی پیشانی پر شکن نہ ہو تب کہیں جا کر سزا کی اجازت ہے۔

اقوالِ زرّیں

☆شکوہ شکایت سے زبان کو بند رکھو راحت نصیب ہوگی۔(حضرت ابو بکر صدیقؓ)

☆قبل اس کے کہ بڑے بنو علم حاصل کرو۔(حضرت عمر فاروقؓ)

☆خاموشی غصہ کا بہترین علاج ہے۔(حضرت عثمان غنیؓ)

☆موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔(حضرت علیؓ)

☆خوشامدی لوگ تیرے لئے تکبر کا تخم ہیں۔(امام جعفر صادقؒ)

☆جو شخص علم کو دنیا کمانے کے لئے حاصل کرتا ہے علم اس کے قلب میں جگہ نہیں پاتا۔(امام ابوحنیفہؒ)

☆سب سے بڑی فتح اپنے آپ کو فتح کرنا ہے۔(افلاطون)

☆صورت بغیر سیرت کے ایک پھول ہے جس میں خوشبو بالکل نہ ہو۔(ارسطو)

☆خامیوں کا احساس کامیابی کی کنجی ہے۔(بقراط)

ارشادات حضرت شیخ المشائخ مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنیؒ

☆ارشاد فرمایا: کبھی کبھی شیطان آدمی کو غیر اہم چیز میں مشغول کر دیتا ہے، مطالعہ و تعلم کے زمانے میں کثرتِ نوافل میں مشغول ہونا کوئی اچھی چیز نہیں ،میرے چچا جان (حضرت مولانا محمد الیاس صاحب) کے یہاں نفلوں کا غلبہ تھا اور میرے والد صاحب کے یہاں تعلیم کا غلبہ تھا، مجھے بچپن میں بزرگی کا جوش ہوا اور مغرب کے بعد ایک مرتبہ لمبی نفلوں کی نیت باندھ لی ،ابا جان نے ایک زور سے تھپڑ مارا اور فرمایا کہ سبق نہیں یاد کیا جاتا ،اسوقت مجھے بہت غصہ آیا ،مگر جلدی ہی سمجھ میں آگیا کہ بات صحیح تھی اور وہ نفلیں بھی شیطانی حربہ علم سے روکنے کے لئے تھا۔

☆ارشاد فرمایا: بیعت ہونا ایسا ہی ہے جیسے کسی مدرسہ میں کوئی طالب علم داخلہ فارم پُر کر کے داخل کر دیوے ،اب اگر وہ طالبِ علم مدرسہ میں داخل ہونے کے بعد محنت نہ کرے تو وہ علم سے کورا رہے گا اسی طرح اجازت گویا مدرسہ کی سندِ فراغ ہے یعنی طالبِ

علم میں خاص استعداد پیدا ہوگئی اب وہ پڑھا سکتا ہے لیکن اگر کوئی سند لیکر تجارت اور کھیتی باڑی وغیرہ شروع کر دے تو وہ ضائع ہو جائے گا۔

☆ارشاد فرمایا: ہمارے بزرگوں کا مقولہ ہے ”جو ہماری انتہاء کو دیکھے وہ ناکام اور جو ابتداء کو دیکھے وہ کامیاب، اس لئے کہ ابتدائی زندگی مجاہدوں میں گذرتی ہے اور اخیر میں فتوحات کے دروازے کھلتے ہیں اگر کوئی ان فتوحات کو دیکھ کر آخری زندگی کو معیار بنائے تو وہ ناکام رہے گا۔

☆ارشاد فرمایا؛ حق تعالی بے حساب دینا چاہتے ہیں﴿وما کان عطاء ربک محظورا﴾ اخلاص اور خوشامد سے مانگنے میں لذت ہے، تبلیغ والوں کی ان باتوں کا میں مخالف ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ ”ایک چلہ لگا دو تو فلاں کام ہو جائے گا“ بلکہ یہ کہو کہ اخلاص سے کام کرو پھر دیکھو۔

☆ارشاد فرمایا: حج کے سلسلے میں مشائخ نے لکھا ہے کہ اس میں پورا نقشہ موت کا ہے، کپڑے اتار کر ایک لنگی وچادر پہننی پڑتی ہے، حاجی کو کوئی اسٹیشن تک پہنچانے جاتا ہے، کوئی بمبئی تک پہونچا کر واپس چلا آتا ہے، روپے، پیسے، جائداد سب ساتھ چھوڑ دیتی ہیں۔

☆ارشاد فرمایا: جو چیز جس موسم میں پیدا ہوتی ہے وہ اس میں نقصان دہ نہیں ہوتی اس لئے کسی موسمی چیز پر تنقید کرنا گویا تخلیق پر تنقید ہے، مالک کے ہر کام میں حکمت ہے بشرطیکہ اس کا استعمال صحیح ہو۔

ارشادات از حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندویؒ

☆جب کسی کام کو کہا جائے تو فارغ ہونے کے بعد اطلاع دینا چاہئے کہ یہ کام کر آیا تا کہ اطمینان ہو جائے۔

☆والدین کو ستانے والا کبھی آرام سے نہیں رہ پاتا، نہ دین کا رہتا ہے نہ دنیا کا۔

☆بلاضرورت عورتوں کا نام مت لیجئے اسی طرح بلاضرورت دوسروں کی زبان بھی استعمال نہ کیجئے، یہ اچھی ہَوا چلی ہے کہ بلاضرورت انگریزی الفاظ بولتے ہیں اور اس میں فخر سمجھتے ہیں۔

☆جس طرح آدمی مال کا حریص اور دنیا کی ترقی کا طالب ہوتا ہے اور ہمیشہ اس کی کوشش میں رہتا ہے کہ مال میں اضافہ ہو اسی طرح آدمی کو اعمال کا اور نیکیوں کا بھی حریص ہونا چاہئے۔

☆سب کچھ توجہ اور دعاء ہی سے نہیں ہوتا، آدمی کی کوشش کو بھی دخل ہوتا ہے ہاں کبھی کسی آدمی کو اپنی محنت و کوشش پر ناز نہ ہونا چاہئے کہ ہم نے یہ کام کیا، تم کو کیا معلوم کس کی دعاء کی برکت سے یہ کام ہو رہا ہے۔

☆ضرورت کی وجہ سے دوسری زبانیں سیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن عربی اردو اپنے لئے لازم کرلیں اور اپنی بول چال میں وہی بولا کریں۔

☆قومیں زندہ رہتی ہیں زبان و تہذیب سے ان ہی دو چیزوں سے قوم کا بقاء ہوتا ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنی تہذیب، زبان اور لباس کی حفاظت کریں دوسری تہذیبوں میں مدغم نہ ہو جائیں۔

فرمودات مسیح الامت حضرت مولانا محمد مسیح اللہ خان صاحبؒ

☆علمی مشغلہ سے بہتر کوئی شغل نہیں۔

☆مطالعۂ کتب اہل علم کا خاص وطیرہ ہے۔

☆علم کا تقاضا حلم ہے نہ کہ آپس میں جھگڑنا۔

☆حسن کلام کی تعریف یہ ہے کہ الفاظ شُستہ و شائستہ، نرم آواز کے ساتھ ہو۔

☆حسنِ خلق کی تعریف یہ ہے کہ خلافِ طبع بات کو حسنِ کلام سے بردباری اور خاموشی کے ساتھ ٹال دو۔

☆ولایت کا خاصّہ ہے کمالِ تقویٰ مع اتباعِ سنّت قطع نظر اس کے کہ وہ ذاکر شاغل ہے یا نہیں، ذاکر تو غیر ولی بھی ہے ﴿ان أولياء ه الا المتقون﴾۔

☆تقلیلِ طعام کی حد یہ ہے کہ پیٹ بھر کر کھالے، جی بھر کر نہ کھائے۔

☆تقلیلِ منام کی حد یہ ہے کہ دن رات میں ملا کر کم از کم چھ سات گھنٹے ضرور سولینا چاہئے۔

☆﴿ایاک نعبد و ایاک نستعین﴾ کا استحضار اخلاص و ہمت کے لئے خاص مراقبہ ہے۔

☆تمام اخلاقِ رذیلہ کی جڑ حبِّ دنیا ہے۔

☆قلب اللہ کی زمین ہے، لا الہ الا اللہ یہ تخم اور بیج ہے اس کی آبیاری اعمالِ صالحہ سے ہوگی۔

☆بیان میں محبت و رحمت کو غالب رکھا جائے۔

☆تقویٰ اور تواضع ایمان کا خلاصہ ہے۔

☆عزت کی حفاظت کے ساتھ زندگی گذاریں۔

☆ذِکراور مراقبہ تو دائما مطلوب ہے۔

اساتذہ کے لئے خصوصی نصائح

از فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ

(۱) عہدہ اور منصب مت طلب کرنا کہ مجھے فلاں کتاب پڑھانے دی جائے یا فلاں منصب حوالہ کیا جائے۔

(۲) پیسے مت مانگنا کہ میری تنخواہ اتنی کردو یا اس میں اضافہ کردیا جائے۔

(۳) اگر کوئی کہے کہ یہ لائق نہیں ہے تو دل سے اس کا اقرار کرنا اور کہنا ہاں جی بھئی! میں تو بالکل لائق نہیں، مگر مدرسہ والوں نے بٹھادیا ہے، اللہ تعالیٰ مجھے اس کی لیاقت دے اور کتابوں کا حق مجھ سے اچھی طرح ادا کرائے۔

(۴) کوئی طالبِ علم سوال کرے تو شفقت سے اس کا جواب دینا اگر چہ وہ بطورِ طعن سوال کرتا ہو۔

(۵) کسی جگہ کتاب سمجھ میں نہ آئے تو دو رکعت صلاۃ الحاجۃ پڑھ کر دعاء مانگنا اور مصنفِ کتاب کو ایصالِ ثواب کرنا بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔

(۶) دوسرے کی کتاب میں کسی طالبِ علم کو بتانے میں احتیاط کرنا۔

(۷) طلباء سے حتی الامکان خدمت نہ لینا۔

(۸) طلباء سے اختلاط نہیں چاہئے اس لئے کہ اس میں مختلف اغراض سے آنے والے ہوتے ہیں۔

(۹) طلباء کا احسان مانو کہ انہوں نے اپنے قلوب کی زمین آپ کے علوم کی تخم ریزی کے

لئے ہموار کردی، ورنہ آپ کا علم یونہی رہتا، اپنا ان پر کوئی احسان نہ سمجھیں۔

(۱۰) طلباء کا جواب مناظرانہ انداز میں نہ دیں حکمت سے دیں۔

(۱۱) روزانہ متعلقہ درسی کتاب کے مصنف کو تین مرتبہ قل ہواللہ احد پڑھ کر ایصالِ ثواب کرتے رہنا۔

(۱۲) اگر کوئی بات سبق میں غلط کہہ دی جائے تو اس سے رجوع کرنے میں تامل نہ کرنا۔

(۱۳) مطالعہ کے بغیر کبھی کوئی کتاب نہ پڑھانا۔

(۱۴) اسباق کی مشغولیت کی وجہ سے ذکر وتلاوت وتسبیحات وغیرہ معمولات کو ترک نہ کرنا۔

(۱۵) بیعت کا فائدہ معمولات کی پابندی سے ہوتا ہے ذکر پر مداومت بڑی دولت ہے۔

(۱۶) تعلیمی حرج بہت اہم ہے۔

(۱۷) اجتماعی ذکر میں برکت ہوتی ہے۔

(۱۸) بدنظری کا مرض نہایت ہی نقصان دہ ہے۔

(۱۹) بڑوں کے ہاتھ میں دیا ہوا ہاتھ اثر لاتا ہی ہے۔

(۲۰) اللہ تعالیٰ کا ڈر عالمِ حقانی ہونے کی علامت ہے۔

(۲۱) خدمتِ دین کا موقعہ اللہ تعالیٰ کی بڑی عنایت ہے۔

(۲۲) بلاوجہ خدمتِ دین کے لئے جگہ نہیں بدلنا چاہئے۔

ارشادات مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ

☆قرآن حکیم احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح دو جملوں میں کی جاسکتی ہے۔

(۱) خدا تعالیٰ کو عبادت سے اور (۲) مخلوق خدا کو خدمت سے راضی رکھو۔

☆رشتہ داروں اور دوستوں کو راضی رکھنے کا یہ طریقہ ہے کہ ان سے اپنا حق نہ مانگو اور ان کا حق بغیر مانگے ادا کرتے رہو۔

☆دنیادار کی گردن کو کاٹنے کے لئے میں نے استغناء سے زیادہ تیز دھار آلہ نہیں دیکھا۔

☆اللہ والوں کی جوتیوں میں وہ موتی ملتے ہیں جو بادشاہوں کے تاجوں میں نہیں ملتے۔

☆ہر کام میں حصولِ رضائے الٰہی مطلوب ہونا چاہئے۔

☆جو نماز نہ پڑھے وہ بدمعاش ہے، جو روزہ نہ رکھے وہ بدمعاش ہے، عربی میں دو لفظ ہیں فاسق وفاجر ہماری زبان میں اس کا ترجمہ ہے بدمعاش۔

☆طالب تین تاروں کے ساتھ اپنے شیخ ومربّی سے کنکشن پیدا کرے تو کامیاب ہوتا ہے:۔(۱) عقیدت (۲) ادب (۳) اطاعت

☆میں ہمیشہ دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری کوئی نماز قضاء نہ کرائے۔اپنے فضل سے سوء الکبر سے بچائے اور چلتا پھرتا لے جائے۔

فرمودات حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ

☆اگر دنیوی مصائب دور کرنے کے لئے اتباعِ شریعت سے غافل ہو کر عقل انسانی پر اعتماد کیا گیا تو یقیناً مسلمانوں کیلئے ناکامیاں اور غیر متوقع مشکلات وتکالیف رونما ہوں گی

☆شرعی گنجائش پر عمل کر کے لوگوں کے ساتھ ملاجلا رہنا صلہ رحمی کو بھی قائم رکھتا ہے اور اکثر اصلاح کا بھی سبب بن جاتا ہے ورنہ اس زمانہ میں آزادی ایسی آگئی ہے کہ علیحدہ ہو کر بیٹھیں تو دوسروں کو پرواہ بھی نہ ہوگی، وہ کہیں گے تم روٹھے ہم چھوٹے اور اسی طرح معاصی میں اور زیادہ ڈوبیں گے۔

☆سلوک کا مقصد یہ ہے کہ بندہ کا دل حق تعالی کی مرضیات کا ایسا طالب ہو جائے جیسا کہ جسم غذا کا طالب ہوتا ہے اور اس کو عبادت کی ایسی خواہش ہو جیسے جسم کو پانی کی خواہش ہوتی ہے۔

☆کثرتِ ذکر کے دو طریقے ہیں ایک وہ جو مشائخ کا معمول ہے مثلاً ذکر نفی واثبات اور ذکر اسم ذات وغیرہ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جو دعائیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات اور مختلف حالات کے متعلق ارشاد فرمائی ہیں ان پر مواظبت کی جائے، میرے نزدیک دونوں کو جمع کرنے کی ضرورت ہے۔(حیاتِ خلیل از مولانا محمد ثانی حسنیؒ)

فتنوں کی نشاندہی

حضرت العلاّمہ الشیخ محمد یوسف بنوریؒ نوراللہ مرقدہ امت کے عام وخاص فتنوں کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: عوام زیادہ تر اخلاقی فتنوں میں مبتلا اور بدعملی کے شکار ہیں فرائض میں تکاسل وتساہل، معاملات اور معاشرت میں بدعملی کا دور دورہ ہے اور بہت سے فتنے اس بدعملی کے نتائج ہیں۔عریانی وبے حیائی، فواحش ومنکرات مخلوط تعلیم، مرد وزن کے مخلوط اجتماعات، تھیٹر اور سینما، ریڈیو اور ٹیلی ویژن، زنا کاری وعیاشی، رشوت وخیانت، جھوٹ ودغابازی، غیبت اور چغلی، حرام خوری کی نت نئی صورتیں کہاں

تک شمار کیا جائے؟ اس کے ساتھ طبقہ خواص بھی فتنوں سے خالی نہیں سرسری نظر سے چند خطرناک باتوں کا ذکر کرنا ناگزیر ہے۔

مصلحت اندیشی کا فتنہ: یہ فتنہ ذمہ دارانِ دین وعلم میں رونما ہے، کوئی دینی یا علمی خدمت کی جائے اس میں پیش نظر دنیاوی مصالح رہتے ہیں۔ اس فتنہ کی بنیاد نفاق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی دینی وعلمی خدمات برکت سے خالی ہیں۔

ہر دلعزیزی کا فتنہ: جو بات کہی جاتی ہے اس میں یہ خیال رہتا ہے کہ کوئی بھی ناراض نہ ہو۔ سب خوش رہیں اس فتنہ کی اساس حُبِّ جاہ ہے جو ایک ناقابل اعتبار شی ہے ایسا شخص حق بات نہیں کہہ سکتا۔

اپنی رائے پر جمود واصرار کا فتنہ: اپنی بات کو صحیح سمجھنا، دوسروں کی بات کو لائق التفات نہ سمجھنا، یہ اعجاب بالرائے کا فتنہ ہے۔ اس کی وجہ سے دوسرے کی بلکہ اپنے بڑوں کی بھی صحیح اور مخلصانہ بات سننا گوارا نہیں ہوتا۔

سوءِ ظن کا فتنہ: ہر شخص یا جماعت کا خیال یہ ہے کہ ہماری نیت بخیر ہے ہم ہی مخلص ہیں باقی سب خودغرض ہیں، ان کی نیت صحیح نہیں بلکہ اغراض پر مبنی ہیں اس کا منشا بھی عجب وکبر ہے ﴿ان اللہ لا یُحبُّ المتکبرین﴾ ۔

حُبِّ شہرت کا فتنہ: کوئی دینی یا علمی یا سیاسی کام کیا جائے، آرزو یہی ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ داد ملے، تعریف ہو، شہرت ہو۔ درحقیقت اخلاص کی کمی یا فقدان سے اور ریا کاری کی خواہش سے یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے جو حقیقت میں شرکِ خفی ہے۔ اخلاص

ہی تمام اعمال میں قبول عنداللہ کا معیار ہے اعمال کا وزن اسی سے بڑھتا ہے۔

خطابت یا تقریر کا فتنہ: لن ترانیاں بڑھتی جارہی ہیں عملی کام صفر کے درجہ میں، خطیب اس انداز سے تقریر کرتا ہے گویا تمام جہاں کا درد اس کے دل میں ہے لیکن عمل اور اخلاص کا محافظ تو اللہ ہی ہے قرآن کہتا ہے ﴿**یا ایھا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون ○ کبر مقتاً عند اللہ أن تقولوا ما لا تفعلون**﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو منہ سے وہ بات جو تم کرتے نہیں ہو؟ بڑی ناپسند اور بیزاری کی بات ہے اللہ کے ہاں کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو۔

اہل علم واہل اصلاح کا پہلا فرض یہ ہے کہ خود صحیح ہوں اور ایمان وتقوی اور اعمال واخلاق سے آراستہ ہوں اور دوسرا فرض یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے منصب پر قائم ہوں اور صراط مستقیم کی طرف امّت کی راہ نمائی کریں۔ اگر ان میں کسی قسم کا نقص (اعتقادی، اخلاقی یا عملی) دیکھیں تو اس کے لئے بے چین ہو جائیں اور اس کی اصلاح کی صحیح تدابیر کریں۔

اللھم وفقنا لما تحب وترضیٰ من القول والفعل والنیة والھدیٰ

وصلی اللہ علی خیر خلقه سیدنا ومولانا محمد وآله وسلم

(دورِ حاضر کے فتنے اور ان کا علاج)

توشۂ متعلم

(طلبہ کے لئے نہایت ضروری اور کار آمد باتیں)

نمبر(۱) ہر طالب علم کو چاہئے کہ مدرسہ کے قوانین کی پابندی کرے، سننا اور اطاعت کرنا اپنا شیوہ ہو، ذمہ داران مدرسہ کا ہمیشہ شکر گذار رہے کہ انھوں نے آپ کے حصول علم کے لئے بہترین ماحول فراہم کیا، اچھے اساتذہ جمع کئے، قیام وطعام کا ضروری انتظام کیا، وقتاً فوقتاً اصلاحی پروگرام بھی رکھے جاتے ہیں **"من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ"** نیز ہر طالب علم مدرسہ کی اشیاء کی حفاظت کرے، سلام کے فضائل معلوم کرے اور اس سنت سے محروم نہ رہے، صفائی سے رہنے کی عادت ڈالے، سلیقہ وقرینہ سیکھے، نازیبا حرکات سے اپنے کو بچائے۔

نمبر(۲) اصلاح نیت بہت ضروری ہے، تحصیل علم سے غرض حق جل شانہ کی خوشنودی، آخرت کی کامیابی، اپنی تکمیل واصلاح اور دین کی خدمت ونصرت ہو، بحث ومباحثہ، فخر ومباہات اور ریا ونمود کے ارادہ سے ہرگز تعلیم حاصل نہ کرے۔ "علمے کہ راہ بہ حق ننماید جہالت است" (سعدیؒ)۔

نمبر(۳) دینی تعلیم میں لگنا حق تعالیٰ کی بڑی نعمت اور فضیلت ہے۔ لہٰذا اپنے اوقات کی خوب حفاظت کرے، غیر ضروری اختلاط اور بُری صحبت سے دور رہے، طالب علم کی اللہ کے ہاں بڑی قدر رہے، اسے گناہ پر جرأت کرنے سے شرم کرنی چاہئے، دل لگا کر محنت اور ادب سے پڑھے اور تکبر، عجب اور استغناء جیسی (موانع علم) بری صفات سے اپنے کو بچائے، اکابر کے حالات وملفوظات کو مطالعہ میں رکھنا اور صحبت صالح کا اہتمام کرنا

نہایت ضروری ہے۔

نمبر(۴) ہر طالب علم کو چاہئے کہ اسباق کی پابندی کرے، روزانہ کا سبق روزانہ یاد کرے، تکرار، مطالعہ اور آموختہ کی نگرانی کرے کہ یہ علم کی حفاظت، امتحان کی آسانی اور آئندہ استعداد کا قوی ذریعہ ہے۔ **"العلم لا یعطیک بعضہ حتی تعطیہ کلک"** (علم تم کو اپنا بعض حصہ بھی نہیں دے گا جب تک تم اس کو اپنا پورا حصہ نہ دو گے) **"ولنعم ما قال الاستاذ: من اجتھد منکم نجح، و من اھمل رسب"** (ایک استاذ نے کتنی اچھی بات فرمائی: تم میں سے جو محنت کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور جو سستی وبے پرواہی کرے گا وہ ناکام رہے گا) **"وما تتعلموا فی الصغر ینفع فی الکبر"** (اور تم جو کچھ بچپن میں سیکھو گے، بڑے ہونے کے بعد تمہیں کام دے گا) **"من ینجح فی المدرسۃ ینجح فی الحیاۃ"** (جو طالب علم مدرسہ میں کامیاب ہوتا ہے وہ زندگی میں کامیاب ہوتا ہے)

سرخ رو ہوتا ہے انساں ٹھوکریں کھانے کے بعد
رنگ لاتی ہے حنا پتھر پہ پس جانے کے بعد!

نمبر(۵) ہر طالب علم کو چاہئے کہ اساتذہ، کتاب اور درسگاہوں کا ادب کرے بلکہ جملہ آلات علم کا ادب ضروری ہے، قرآن اور کتاب کو دائیں ہاتھ میں پکڑے، تعظیم سے اٹھائے اور تعظیم سے رکھے، پکڑنے میں اور رکھنے میں الٹا سیدھا ضرور دیکھے، ان پر کوئی چیز نہ رکھے، اور نہ ان کی طرف پاؤں پھیلائے، کتابوں کو ایک دوسرے پر رکھنے میں بھی تفسیر، حدیث، فقہ وغیرہ ترتیب ملحوظ رہے۔

نمبر(۶) طالب علم کو چاہئے کہ اپنا شوق اور طلب استاد کو بتائے، اچھے انداز سے سوال

کرے، ہر قسم کی گستاخی، بداخلاقی سے بچے، تعلیم وتربیت کے سلسلے کی روک ٹوک اور تنبیہات کو برا نہ خیال کرے، کبھی کوئی غلطی ہو جائے تو بات نہ بنائے، اپنی غلطی کا اقرار کرکے نہایت عاجزی سے معافی کا خواستگار ہو، "**ان المعلم والطبیب کلیهما ☆ لا ینصحان اذا لم یکرما**" (بے شک استاذ اور طبیب خیر خواہی میں دلچسپی نہیں لیتے جب ان کے ساتھ احترام واکرام کا معاملہ نہیں کیا جاتا) نیز اپنے بچپن کے استاد کا احسان ہرگز نہ بھولے، بڑے ہو جانے کے بعد بھی ان کو اپنا استاد سمجھے اور اظہار کرے، حتی الامکان ان کا ادب واحترام اور خدمت کرنے میں اپنی سعادت سمجھے اس سے علمی وروحانی سلسلہ میں برکت اور قبولیت حاصل ہوتی ہے۔

ؔ مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

نمبر (۷) درس میں پوری توجہ اور سکون سے بیٹھے، طلب اور شوق سے سنے، حلِ کتاب پر خاص توجہ ہو، لفظ اور معنی کی صحت کے بغیر صحیح مطلب سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے، درمیان سبق کھانا پینا ایک دوسرے سے بات کرنا اور اِدھر اُدھر دیکھنا ہرگز نہیں ہونا چاہئے، نیز مسجد اللہ کا گھر ہے، عبادت کی جگہ ہے اس کا ادب بھی ہر طرح لازم ہے، مسجد میں آنے جانے کے مسنون اعمال معلوم کرکے ان پر عمل کرے، مسجد کو رہ گذر (آنے جانے کا راستہ) نہ بنائے، دنیوی باتیں نہ کرے، ہنسی مذاق سے پرہیز کرے، ذکر میں مشغول رہے۔

ؔ محرومی ومنظوری توفیقِ ادب پر ہے رحمت کی نگاہوں میں کوئی نہیں بیگانہ

نمبر (۸) نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرے، ظلم وزیادتی اور ایذا

رسانی سے بہت ہی بچے "**المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده**" بلا اجازت کسی کی کوئی چیز نہ اٹھائے، چوری نہ کرے، صبر وشکر اور قناعت کی عادت ڈالے، دین وعلم کے بارے میں اپنے سے اعلیٰ کی طرف دیکھے تاکہ عجب اور غرور سے محفوظ رہے اور دنیوی امور میں اپنے سے کم درجہ والے کی طرف نظر رکھے تاکہ شکر گذاری کی توفیق ہو، دار الاقامہ سچے مسلمان کا نمونہ بننے کی جگہ ہے۔

نمبر (۹) صبح وشام کی تسبیحات (کلمۂ تمجید، درود شریف، استغفار) کی پابندی کرے ﴿**فسبحوه بكرة و اصيلا**﴾ ﴿**فاذكروني اذكركم**﴾ ﴿**ألا بذكر الله تطمئن القلوب**﴾ نیز دعاء کی عادت ڈالے، دعاء اول وآخر درود شریف پڑھ کر پوری توجہ اور عاجزی کے ساتھ مانگا کرے۔

ؔ خدا سے مانگ، جو کچھ مانگنا ہے اے اکبر یہی وہ در ہے جہاں آبرو نہیں جاتی!

دعاء کی قبولیت میں صدقِ مقال اور اکلِ حلال کا بڑا دخل ہے، اوقات اجابت کا خاص اہتمام ہو، اپنے والدین، اعزاء، اساتذہ کرام اور تمام محسنین ومخلصین کو دعوات صالحہ میں فراموش نہ فرمائیں، نیز ادعیہ مسنونہ (ہر موقع کی دعاء) ضرور پڑھے کہ یہ حفاظت اور برکت کا ذریعہ ہے۔ سعادت مند لڑکے اپنے اخلاق اور خلوص ومحبت کے ذریعہ اپنے بڑوں کی دعائیں خوب حاصل کرتے ہیں، اور ان کی نصیحتوں کو اپنے لئے حرزِ جان بنا لیتے ہیں۔

نمبر (۱۰) آخر میں حضرت لقمان علیہ السلام کی ایک جامع نصیحت پر اپنی ان معروضات کو ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں: زندگی گذارو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچائی اور اخلاص سے، نفس کے ساتھ سختی سے، مخلوق الٰہی کے ساتھ انصاف اور ہمدردی سے، بزرگوں کے

ساتھ خدمت سے، چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور نرمی سے، غریبوں کے ساتھ سخاوت سے، دوستوں کے ساتھ محبت اور بھلائی سے، دشمنوں کے ساتھ صبر وتحمل سے۔ جاہلوں کے ساتھ خاموشی اور حکمت سے، علماء کے ساتھ تواضع اور خاکساری سے۔

ارشادات برائے مدرسین

از مفکرِ ملت حضرت مولانا عبداللہ کاپودری صاحب دامت برکاتہم

(۱) طلباء کے ساتھ شفقت اور محبت سے پیش آئیں حتی الامکان جسمانی سزا میں نرمی رکھیں۔

(۲) کم عمر بچوں کو خدمت کے لئے قطعاً نہ بلائیں اگر کوئی نہ ہو تو دو تین کو ساتھ بلائیں۔

(۳) طلباء کو درسگاہ میں مدرسہ کے نظام اور ادب کا پابند بنائیں۔

(۴) جس فن کی کتاب زیر درس ہو اس کی شروحات کے علاوہ اس فن کی دوسری کتابیں بھی مطالعہ میں رکھیں ہر مصنف کا طریقۂ تفہیم الگ ہوتا ہے اس لئے مختلف کتابوں کے مطالعہ سے تفہیم میں سہولت ہوتی ہے۔

(۵) مدرّس کو فرائض اور امور شرعیہ کی پابندی اور تقویٰ والی زندگی اختیار کرنا بہت ضروری ہے۔

(۶) مدرسہ کے انتظامی معاملات میں قطعاً دخل نہ دیں، درس وتدریس میں اخلاص کے ساتھ مشغول رہیں۔

(۷) کسی مدرس کے بارے میں طلبہ کے سامنے کوئی بات نہ کریں، اس سے آپس میں

رنجش پیدا ہوتی ہے۔

(۸) ادارہ کی طرف سے جو کتاب سپرد ہو اس کو خوشی سے قبول کر کے پڑھائیں، بڑی کتابوں کا مطالعہ نہ کریں، جو لوگ ابتدائی کتابوں سے تدریس شروع کر کے ترقی کرتے ہیں وہ بہت کامیاب رہتے ہیں۔

(۹) اسباق میں پوری پابندی فرمادیں، بار بار کی غیر حاضری یا دیر حاضری سے طلباء کے حرج ونقصان کے علاوہ مدرس کا وقار بھی مجروح ہوتا ہے۔

(۱۰) کتاب میں جو بات سمجھ میں نہ آئیں فوراً دیگر علماء یا اپنے اساتذہ سے معلوم کرلے یہ سوال کرنا عیب نہیں ہے۔

(۱۱) اپنے علم میں برکت کے لئے اپنے اساتذہ اور تلامذہ کے لئے روزانہ دعاء کرتا رہے، آج کل اس کا اہتمام بہت کم ہو گیا ہے۔

(۱۲) کبھی کبھی اپنے اساتذہ کو دعوت دے کر اپنے شاگردوں کی تعلیمی حالت کی جانچ کرائیں اور جو کوتاہی ہو اس کی اصلاح فرمائیں۔

(۱۳) کسی صاحبِ نسبت بزرگ سے اپنا تعلق پیدا کر کے ان کی صحبت سے یا مکاتبت کے ذریعہ استفادہ کریں۔ انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔

یہ چند باتیں جو تجربہ کی ہیں بطورِ خیر خواہی لکھدی ہیں، اگر ان پر عمل ہوگا تو انشاء اللہ تعالی راحت حاصل ہوگی، کبھی کسی کو پریشانی اور کلفت نہیں ہوگی۔

واللہ ولیّ التوفیق

وفقنا اللہ وایاکم لما یحبّ و یرضی

و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقه سیدنا و مولانا محمد وآله وأصحابه و بارک و وسلم

(از افکارِ پریشاں)

مجملہ ارشادات حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحب (قدس سرہ)

☆حُسنِ اخلاق کا خلاصہ یہ ہے کہ مجھ سے کسی کو بھی اذیت نہ پہنچے اور حُسنِ معاشرت کا خلاصہ یہ ہے کہ مجھ سے ہر ایک کو راحت پہونچے۔

☆اپنے کو کسی کا پابند نہ سمجھنا اپنے لئے تباہی کی راہ ہے۔

☆دُنیا نام ہے شیطان کے جال میں پھنس جانے کا اور دین نام ہے خدا کے حکموں پر مَر مٹنے کا۔

☆تسلیم واطاعت سے جھگڑا دفع ہوتا ہے اور دلائل سے اختلاف بڑھتا ہے، علم ملنا تو درکنار آتا ہوا علم بھی چلا جاتا ہے۔

☆برکت اسے کہتے ہیں کہ چیزیں چاہے کم ہوں لیکن کوئی ضرورت اٹکی نہ رہے اور بے برکتی یہ ہے کہ چیزیں زیادہ ہوں لیکن ضرورتیں پوری نہ ہوں۔

☆تبلیغ اس واسطے ہے کہ خدا کے راضی ہونے کا سبب ہے اس کا جتنا استحضار ہوگا کام میں ترقی ہوگی اور بدعملی سے حفاظت ہوگی۔

☆امیر یہ سوچے کہ میں امیر ہوں آمر نہیں ہوں، آمر وہ ہے جو حکم دے اور امیر وہ ہے جو مشورہ سے کام لے۔

☆ضروریات کے علاوہ سب فضولیات ہیں۔

☆امارت ایک ذمہ داری ہے، کوئی عہدہ اور منصب نہیں ہے وہ قربانیوں اور اللہ کے یہاں جواب دہی کا مقام ہے، اگر اس کے ذریعہ آدمی میں بڑائی پیدا ہو جائے تو بڑے خطرے کی بات ہے۔

☆ایمانیات، عبادات، اخلاقیات، معاشرات اور معاملات کا ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ ہے، ہم ان پانچ شعبوں میں چلنے والے بنیں اس کی کوشش کرنے کا نام دعوت ہے اس سے یہ شعبے زندہ ہوں گے انشاء اللہ۔

حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالنپوریؒ کے ایک مکتوب کا اقتباس

اللہ تعالی نے سارے انسانوں کے حالات کو اعمال سے جوڑا ہے، چیزوں سے نہیں جوڑا، اور اعمال کو اعضاء سے جوڑا ہے اور اعضاء کو دل سے جوڑا ہے اور دل خدا کے قبضے میں ہیں لہذا سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ دل کا رخ اللہ کی طرف ہو، اسے ہدایت کہتے ہیں جو ایک نور ہے جو انسان کے دل میں ڈالا جاتا ہے جیسے سورج کی روشنی سے خارجی چیزوں کا نفع ونقصان نظر آتا ہے اسی طرح اعمال کے نفع نقصان دکھانے کے لئے داخلی نورِ ہدایت اللہ نے پیدا کیا ہے دل میں ہدایت کا نور ہو تو امانت اور سچائی میں نظر آئے گا اور خیانت وجھوٹ میں نقصان نظر آئے گا اور اگر ضلالت کا اندھیرا ہو تو اعمال کا نفع نقصان نظر نہیں آتا لہذا جب اعمال بگڑتے ہیں تو حالات خراب ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ہر انسان کو سب سے زیادہ ضرورت ہدایت کی ہے اور وہ خدا کے قبضے میں ہے ﴿انک لا تهدی من أحببت و لکن الله یهدی من یشاء﴾ خدا سے ہدایت لینے کے لئے سوائے دعا کے اور کوئی راستہ نہیں ہے، اس لئے اللہ نے

سب کے لئے مشترک کہ دعا سورۂ فاتحہ میں ہدایت کی تجویز کی کسی دعا کا مانگنا اتنا ضروری نہیں فرمایا جتنا ہدایت کی دعا کا مانگنا ضروری فرمایا، روزانہ ہر نمازی ۴۰،۵۰ مرتبہ یہ دعا مانگتا ہے لیکن یہ دنیا دارالاسباب ہے اسلئے جو دعا مانگی جائے اس کے لئے اسباب بھی اختیار کئے جائیں، شادی کر کے اولاد کی دعا مانگی جاتی ہے، کھیت میں ہل چلا کر کھیتی باڑی میں برکت کی دعا مانگی جاتی ہے ایسے ہی ہدایت کی دعا کے ساتھ محنت کرنا بھی ضروری ہے اگر مجاہدہ کیا جائے تو اللہ کی طرف سے ہدایت کا وعدہ ہے ﴿**والذین جاھدوا فینا**﴾ الآیۃ ان جماعتوں کا خدا کے راستے میں نکلنا اسی مجاہدہ کے لئے ہے گشت تعلیم تسبیحات تلاوت نوافل وغیرہ ہیں۔ (از سوانح مولاناؒ)

دعوت والی مبارک محنت کے نہایت اہم اور قابل عمل اصول

یہ عمل بہت نازک اصولوں پر قائم ہے وہ بہت آسان ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنی اصلاح چاہتے ہیں اور بہت دشوار ہے ان کے لئے جو فقط دوسروں کی اصلاح چاہتے ہوں۔

(۱) ☆اہل علم اور اہلِ ذکر سے محبت رکھنا، ان کے سامنے تواضع سے پیش آنا اور ان کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہونا۔

(۲) ☆اللہ تعالی سے آہ وزاری کے ساتھ دعا مانگنے کی مشق کرنا، اپنی محنت اور جدوجہد کو ہمیشہ کم سمجھنا، کبھی زیادہ نہ سمجھنا، کبھی تبلیغ کا علم سے یا ذکر سے مقابلہ نہ کرنا، بلکہ تینوں کو ضروری سمجھنا، لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صحیح علم اور ذکر کو پھیلانے کے لئے دعوت کے سوا کوئی عمل نہیں، اسی لئے اللہ تعالی نے انبیاء علیھم السلام کو داعی بنا کر بھیجا۔

(۳) ☆ایک جگہ کے رہنے والے دوست کسی دوسرے شہر میں جائیں تو وہاں کے پُرانوں کو ساتھ لیکر مشورہ کر کے کام شروع کریں، بہترین شخص وہ ہے جو اپنے ساتھ ہر ایک کو حکمتِ عملی اور حُسن خلق کے ساتھ جوڑے رکھے، نیز کام کرنے والوں کا اپنے مرکز سے جُڑا رہنا انتہائی ضروری ہے۔

(۴) ☆دعوت کی اس مبارک راہ میں عمومیت کے ساتھ چلنا ہو رہا ہو، خصوصیت کے ساتھ نہیں عمومیت میں بڑی حفاظت ہے عافیت ہے اور بڑی ترقیات ہیں خصوصیات میں خطرہ ہی خطرہ ہے اور امراض روحانی پیدا ہو کر محرومی و ہلاکت کا اندیشہ ہے اس محنت کو پورے دین کے عالَم میں وجود میں آنے کا ذریعہ سمجھیں۔

(۵) ☆مشورہ کی پابندی ضروری ہے خداوند تعالی نے خیر کی شکلوں کو اس میں رکھ دیا ہے کام کو مشورہ کے ساتھ آگے بڑھانے کے ساتھ اپنی ذات کو بھی اپنے بڑوں کے مشورہ سے چلایا جائے ورنہ بھٹک جانے کا اندیشہ ہے۔

(۶) ☆اس مبارک محنت میں سُرمہ بن کر چلنا آئے سرمہ بنتا ہے پتھر کی رگڑ کے بعد پھر ہر غریب وامیر چھوٹے بڑے کی آنکھ میں لگتا ہے رگڑائی میں پہلا قدم کھانے پینے سونے بیٹھنے راحتوں کے وقت پیچھے رکھنا اور کاموں کے وقت آگے رکھنا ہے۔

(۷) ☆کام کے استقبال کو اپنا استقبال نہ سمجھیں، امّت کے نہ ماننے پر مایوس نہ ہونا کیوں کہ امت خدا ہی کے ہاتھ میں ہے اور قبول کرنے پر گھمنڈ نہ کرنا اس کو اپنا کمال نہ سمجھیں بلکہ اللہ جل شانہ کا عطیہ سمجھنا۔

(۸) ☆چھ نمبر کی مشق کے ساتھ چلنا ہو رہا ہو تا کہ قولی دعوت کے ساتھ عملی دعوت بھی پھیلتی چلی جائے۔

(۹) ☆دن کو محنت دعوت کے ذریعہ اور رات کو محنت دعا کے ذریعہ چلتی رہے یہ دونوں چیزیں لازم وملزوم ہیں، جس قدر دعوت کی محنت صحیح نہج پر وجود میں نہ آئے گی اتنا ہی کام تمام انسانوں کی زندگیوں سے نکلے گا اور نکلنے کی شکل یہ ہوگی کہ پہلے آخرت کا یقین اور اللہ کے اوامر کی عظمت کم ہوگی پھر اللہ کے احکام پر جان دینے کا جذبہ کم ہوگا اللہ اس سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین

(ارشادات مولانا سعید احمد خان صاحب)

ارشاداتِ عالیہ: مبلغِ اسلام حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب مکیؒ

(۱۰) ☆دلوں کو جوڑنا اجسام کے جوڑنے سے اہم ہے اور دلوں کا پھٹ جانا زمین وآسمان کے پھٹ جانے سے زیادہ عذاب کا مظہر ہے، جس کی وجہ سے دین کے کسی بھی شعبہ میں قبولیت کے آثار نظر نہیں آتے اور امت روز بروز باطل کے چنگل میں پھنستی ہی چلی جارہی ہے۔

(۱۱) ☆دعوتِ دین تسخیر کا نسخہ ہے، اس راستے میں انسانوں کے مراتب پہنچانا بڑا ضروری ہے تاکہ ہر ایک کے ساتھ اس کے مرتبہ کے موافق معاملہ کیا جائے حضرت مولانا الیاس صاحبؒ اس کا ایک مقولہ بیان فرماتے تھے ''گر فرقِ مراتب نہ کنی زندیقی'' دوسری چیز موقع شناسی کے متعلق بھی خوب فرماتے تھے کہ بے موقع حق بات بھی باطل کا اثر رکھتی ہے اور فتنہ برباد کردیتی ہے ایسے ہی بات کرنے کا سلیقہ بھی سیکھنا ہے بے سلیقہ بات کہنا حق تعالی کو پسند نہیں۔

(۱۲) ☆اہلِ علم اور اہلِ ذکر کی قدر دانی ضروری ہے جس سے علم وذکر کی اہمیت دل میں آتی ہے نہ اپنی عقل پر کبر ہو نہ علم وہنر پر، نہ مال پر اور نہ کمال پر، اپنے سے زیادہ کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے۔

(۱۳) ☆حق تعالی کا فیضان جدوجہد اور قربانی کے بقدر رہتا ہے اور اللہ تعالی ہی اپنی راہ میں اخلاص اور اصول کے ساتھ چلنے والوں کو اس کام کی اہمیت سمجھاتے ہیں، علم دین اور ذکر اللہ کا عموم پوری امتِ مسلمہ میں اسی کے ذریعہ قائم ہوسکتا ہے اور یہ دونوں چیزیں انسان کے لئے ہوا اور پانی سے لاکھوں گناہ زیادہ ضروری ہے۔

(۱۴) ☆اگر ہم کام کرنے والوں میں تین باتیں صحیح طور پر آجائے: (۱) اپنے بڑوں کی نگرانی میں چلنا (۲) اصولوں کا لحاظ رکھتے ہوئے چلنا (۳) آپس میں الفت ومحبت کے ساتھ ایک دوسرے کا اکرام کرتے ہوئے چلنا، تو انشاء اللہ ہم صراطِ مستقیم پر چلتے رہیں گے اور ہمارے لئے ہدایت کے دروازے کھلتے رہیں گے، اپنے ساتھیوں کی غلطیوں کو زیادہ نہ پکڑیں ترغیب اور خوشامد سے کام لیں تحکم کا طریقہ اختیار نہ کرے۔

(۱۵) ☆صحابۂ کرامؓ کی زندگی بالکل سامنے ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین ہمہ وقت پیش نظر ہو، دعاء واستغفار سے اس کام کی حفاظت ہوتی ہے ورنہ کبر اور عجب سے شیطان حملہ آور ہوکر ضائع کردیتا ہے، تواضع وانکساری نظرِ بد سے محفوظ رکھتی ہے اور عجب سے بچاتی ہے، اکرام سے دل مسخر ہوتے ہیں۔

(۱۶) ☆ کامیاب وہ ہے جو ہر ایک کو اپنا بنانا چاہتا ہو اور پوری امتِ مسلمہ کا غم اپنے اندر رکھتا ہو اور طرزِ کلام حسنِ خلق سے مزین ہو ورنہ اپنے بھی بیگانے بن جائیں گے۔

(ماخوذ از مکاتیب)

ارشاداتِ بانئ تبلیغ حضرت مولانا شاہ محمد الیاس صاحبؒ

■ اللہ کے حکم پر جان دینے کا رواج ڈالنا اس دعوت کی روح ہے۔ ■ مؤمنین کا آپس میں حُسنِ ظن حق تعالیٰ کے جود وسخا کے دہانے کُھلوانے کے لئے بہترین مفتاح ہے۔ ■ عمل بلا محبت اور صحبت بلا عمل خطرہ سے خالی نہیں۔ ■ دعاء اضطراب کے وقت قبول ہوتی ہے۔ ■ مسلمان دعا سے بہت غافل ہیں۔ ■ تصوف تصحیح نیت ہے۔ ■ ندامت نام ہے توبہ کا۔ ■ قانونِ خداوندی کا نام دین ہے۔ ■ فتنوں کی رفتار ڈاک گاڑی سے زیادہ تیز ہے اور اس کے مقابل کی رفتار چیونٹی سے بھی زیادہ سست ہے۔ ■ گشت میں ایسے نکلو جیسے کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں نکلا کرتے ہیں۔ ■ جو اعلیٰ مرتبہ چاہتا ہے رات کی بیداری اختیار کرے۔ ■ آخرِ شب میں اللہ کا دربار ہوتا ہے اس وقت مانگا کرو۔ ■ اگلی زندگی سمندر جیسی ہے اور یہ زندگی بُلبُلہ جیسی ہے۔ ■ علوم کی صحیح تلاش کرو اعمال کے لئے، اعمالِ محمدیہ کے اندر رضائے الٰہی کی تلاش کرو۔ ■ دین کے پھیلانے کے لئے ترکِ وطن سنت طریقہ ہے۔ ■ اسلام خدائی طاقت کا نام ہے۔ ■ مراقبہ اور قوتِ فکریہ سے کام میں مضبوطی ہوتی ہے۔ ■ انسان محض خلیفۂ خداوندی ہونے سے قیمتی ہے۔ ■ ذکر کے معلوم کرنے کے لئے کسی اللہ والے کے پاس جاؤ۔ ■ ذکر سے نماز میں نور آئے گا۔ ■ امتِ محمدیہ کے امراضِ کہنہ میں عملی چیزوں کا بے محل اور بے ضرورت تقریروں پر اکتفا کرنا ہے۔ ■ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور انبیاء علیہم السلام کے واقعات پر غور کرو۔ ■ دوسروں کی تحقیر نام ہے کبر کا۔ ■ خودی کا حجاب ہی خدا سے نہیں ملنے دیتا۔ ■ علم اور ذکر کا کام ابھی تک ہمارے مبلّغین کے قابو میں نہیں آیا اس کی مجھے بڑی فکر

ہے ہماری تبلیغ میں علم اور ذکر کی بڑی اہمیت ہے۔ ■ قرآن پاک کی تلاوت ذکر میں شامل ہے۔ ■ قرآن کے بغیر مسلمان کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ ■ صحبت سب سے بڑی چیز ہے، جو علوم صحبت کے ذریعہ سے آویں گے وہ ہرگز کتابوں ■ کے ذریعہ سے نہیں آویں گے۔ ■ کسی سے اچھی طرح بولنا صدقہ ہے۔ ■ اخلاق دین کی جڑ ہے۔ ■ دین کی گاڑی دو پہیوں سے چلتی ہے (۱) اتھموا انفسکم (۲) ظَنّ المؤمنین خیرا ■ بڑے اور چھوٹوں کا کنکشن جب تک نہ ملے گا اسوقت تک ترقی نہیں ہوسکتی، اصل کمائی یہ ہے۔ ■ دین کی خاصیت ہی یہ ہے کہ شکستہ دلوں کو ملتا ہے۔ ■ مشورے سے آپس میں الفتیں محبتیں پیدا ہوتی ہیں یہ ایک مستقل چیز ہے اس کو رواج دینا ہے۔ ■ عاجزی کرنے والا اور ضعیف جنّتی ہے۔ ■ محبت کا مقتضا حیرانی و پریشانی ہے۔ ■ ہر مشکل کے وقت بس خدا سے مدد طلب کرے۔ ■ عظمتِ خداوندی جان ہے سب کاموں کی اور یہ مراقبۂ فکر سے حاصل ہوتی ہے۔ ■ نماز کے بعد تسبیحاتِ فاطمہ پڑھنا تمام کاموں کو آسان کرتا ہے۔ ■ جتنی ہلکی پھلکی زندگی ہوگی اتنی ہے سہولت رہے گی۔ ■ قناعت کا پیشہ اختیار کرے۔ ■ اللہ سے وصل کرے اللہ کی آڑ میں اپنی بڑائی نہ ڈھونڈے۔ ■ کفار کی خدمت مادی اس خیال سے کرو کہ اس کے ذریعہ سے دعوتِ حق کے پیش کرنے میں سہولت ہو۔ ■ لایعنی میں مشغول ہونا نور کو بجھا دیتا ہے، پھر گناہ کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ ■ جُہلا کو علماء سے ملاؤ جُہلا ان کی تعظیم کریں اور علماء ان پر پیار کریں، یہ گُر ہے۔ ■ عمل میں جوش کے ساتھ ہوش ہونا چاہئے، بڑوں کی ماتحتی کے بغیر خودرائی کا مادہ زیادہ ہوجائے گا، پھر دہریت بڑھے گی، بڑوں کی ماتحتی میں عبدیت بڑھے گی۔ ■ مصائب برداشت کرنے اور پیٹ کے کاٹنے سے دین حاصل ہوتا ہے۔ ■ خدمتِ خلق کے ذریعہ سے خدا کا راستہ ملتا

ہے،اس نے اپنا راستہ اپنی مخلوق کی خدمت کے ذریعہ سے ہی رکھا ہے ۔■مؤمن کا مقصدِ زندگی خداطلبی ہے اور دین کی پیروی اس کا راستہ ہے اللہ تعالی اس کے محرّک ہیں غیر مؤمن کا مقصدِ زندگی رزق طلبی ہے اور اس کا راستہ نفس پیروی ہے اس کا محرّک شیطان اور نفس ہیں ۔(از مکتوبات و ارشادات مرتّبہ مولانا افتخار فریدی)

■قرآن مجید کی آیت﴿و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب﴾ میں غور کرو۔■اپنی قدر و قیمت کو سمجھو،دنیا بھر کے خزانے بھی تمہاری قیمت نہیں ہیں،اللہ تعالی کے سوا کوئی بھی تمہاری قیمت نہیں لگا سکتا ۔■ہماری اس تحریک کا اصل مقصد اس وقت بس دین کی طلب وقدر پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہے نہ کہ صرف کلمہ نماز وغیرہ کی تصحیح و تلقین ۔■گشت اور چلت پھرت کے طبعی اثرات کو خلوتوں کے ذکر و فکر کے ذریعہ دھویا کریں ۔■ہمارے بزرگوں نے غیر سالکین کو صوفیاء کی کتابوں کے مطالعہ سے منع فرمایا ہے ہاں جو سالک کسی محقق شیخ کے زیر تربیت ہو وہ مطالعہ کرے تو کچھ مضائقہ نہیں ۔■جوانی میں خوف کا غلبہ اچھا ہے اور بڑھاپے میں حُسن ظن باللہ اور رجا کا غلبہ اچھا ہے۔ (از ملفوظات مرتّبہ مولانا محمد منظور نعمانی)

ارشادات:عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب (دامت برکاتھم)

☆کھانا پینا جینے کیلئے ہے،کپڑا پہننا جینے کے لئے ہے،مکان جینے کے لئے ہے مگر ہمارا جینا اللہ پر مرنے کے لئے ہے لیکن میں کہا کرتا ہوں کہ آج کل ہم نے اپنی زندگی کا مقصد یہ بنایا ہے کہ دسترخوان پر پلیٹ اور پیٹ میں سمیٹ اور فلیٹ میں لیٹ ۔

☆ایک صاحب نے مجھ سے سوال کیا کہ ماں باپ کو رحمت کی نظر سے دیکھنے سے ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے تو اپنے شیخ کو دیکھنے سے کیا ملتا ہے؟میرے قلب کو اللہ تعالی نے یہ جواب عطا فرمایا کہ ماں باپ کو دیکھنے سے کعبہ ملتا ہے اور مرشد کو دیکھنے سے کعبہ والا ملتا ہے،رب الکعبہ ملتا ہے۔

☆اس زمانہ میں استقامت کا سب سے بڑا امتحان یہی ہے کہ جو نظر کو حسینوں سے بچالے تو سمجھ لو کہ وہ اللہ کی مرضی پر مستقیم ہے ورنہ جو خوش قامت کو دیکھتا ہے اس کو استقامت کہاں نصیب ہے اس کی تو شامت آئی ہوئی ہے۔

☆اللہ تعالی نے دنیا کو دارالغرور کا لقب اس لئے دیا کہ جو دنیا تمہارے آگے پیچھے پھرتی ہے،بیوی بچے مال و دولت،دوست احباب،کار اور کاروبار سب تمہارے ساتھ ہوتے ہیں لیکن جب اس دنیا سے گذرنے کا وقت آتا ہے تو یہ دنیا ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور لات مار کر قبر میں دھکیل دیتی ہے اور مردہ بزبان حال یہ اشعار پڑھتا ہے:

دبا کے چل دئے سب قبر میں دعا نہ سلام
ذرا سی دیر میں کیا ہوگیا زمانے کو !

جو دوست ہر وقت وفاداری کا دم بھرتا ہو لیکن گاڑھے وقت میں ساتھ چھوڑ دے اور بےکَس اور کَس مپُرسی میں چھوڑ کر الگ جا کھڑا ہو وہ بے وفا اور دھوکہ باز کہلاتا ہے یا نہیں؟

☆جن لوگوں نے سلوک میں صبر اختیار کیا یعنی نیک عمل پر قائم رہے،مصیبت پر شکایت نہیں کی اور گناہ سے بچنے کا غم اٹھایا یہ سب اولیاء صدّیقین ہو جاتے ہیں،اللہ ان کے دل میں ایسی خوشی دیتا ہے کہ وہ شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تیرا شکر ہے کہ ہم نے گناہ کے کنکر پتھر پھینکے اور اس کے بدلہ میں تو مل گیا،گناہ جیسی خراب چیز چھوڑ کر اگر اللہ کو پا جاؤ تو کیا

اللہ کو ستا نہیں پا گئے؟ اللہ تعالیٰ کافی ہے اللہ باقی ہے اور دنیا کے جتنے مزے ہیں سب ختم ہونے والے ہیں۔

☆ اپنے یہاں اُردو کو جاری کیجئے ہمارے دین کا سارا ذخیرہ اردو میں ہے لہٰذا اپنے بچوں کو اردو پڑھاؤ تا کہ وہ دین کی کتابیں پڑھ سکیں اور اس سے ان میں اور دوسری قوموں میں فرق بھی رہے گا، گھر میں کچھ اردو بولئے بچوں کو اتنی اردو تو آجائے کہ اگر کوئی عالم آپ کے ملک میں آئے تو اس کی تقریر اور باتیں سمجھ سکیں کہاں تک ترجمہ کروگے۔ (مواہب ربّانیہ)

فرموداتِ مبارکہ: شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی (قدس سرہ)

☆ رحمتِ خداوندی سے کبھی اور کسی حال میں مایوس نہ ہونا چاہئے اور اس کے انتقام اور قہر سے بھی مطمئن نہ ہونا چاہئے "**الإیمان بین الخوف والرجاء**" ﴿**قل یا عبادی الذین أسرفوا علی انفسھم**﴾ دوسری آیت میں ہے: ﴿**افأمنوا مکر اللہ**﴾ گناہ اگر غلبۂ شیطان اور غلبۂ نفس سے صادر ہوجائے تو جلد توبہ کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے دعاء کرنا چاہئے کہ اس گناہ سے بچائے۔

☆ تعلیم حدیث وتفسیر اور دیگر علوم دینیہ میں جس قدر بھی ممکن ہو کوشش کریں اور شروح و حواشی کے مطالعہ میں کوتاہی نہ کریں، اور سب میں محض رضائے خداوندی اور احیاءِ سنن نبویہ (علی صاحبها الصلاة والسلام) کو نصب العین بنائیں، حطامِ دنیا کو مقصد نہ بنائیں، تعلّی اور بلند مرتبہ، اور حسد اور کینہ کو ہرگز قلب میں جگہ نہ دیں، خورد ونوش وغیرہ میں

انبیاء علیہم السلام اور صحابۂ کرامؓ کی تنگیٔ معیشت کو ہمیشہ زیرِ غور لا کر شکر وثناءِ خداوندی پر عمل درآمد رکھیں ﴿**لئن شکرتم لأزیدنّکم**﴾ کو خیال میں رکھیں۔

☆ آپ کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ اپنی زبان بزرگوں کے حق میں محفوظ رکھیں اور اسی طرح ابنائے زمان اور برادریوں کے متعلق بھی حرفِ شکایت بلاضرورتِ شدیدہ زبان پر نہ لائیں، صبرِ جمیل اور صفحِ جمیل کے یہی معنی ہیں، معاملات کو اللہ کے سپرد کریں، اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور عباد اللہ کی ہمدردی اور رہنمائی میں جس قدر بھی حصہ لے سکیں اس کو غنیمت سمجھیں، عباد اللہ عیال اللہ ہیں "**الخلق عیال اللہ و أحب الخلق الی اللہ اکثرھم احسانا الی عیالہ**" فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

☆ اتباعِ سنت اور اسلافِ کرام رحمہم اللہ کے طریقوں کو مضبوطی سے معمول بہ رکھیں اور تعلیمی وعلمی جدوجہد میں حتی الوسع کسل کو پاس نہ آنے دیں، سب سے بڑا عملِ تسخیر تقویٰ ہے ﴿**ان الذین امنوا و عملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمن ودًا**﴾ علماء کے فرائض بہت زیادہ ہیں جن سے ہم میں سے اکثر افراد بے خبر ہیں۔

☆ اپنے دینوی معاملات اور کاروبار تجارت میں کسل اور تن پروری کو جگہ نہ دو اور ہر حالت میں خداوند کریم کو یاد رکھ کر اس کی تابعداری اور ذکر کو مقدم رکھنے کا طریقہ جاری رکھو، رشتہ داروں میں مجبوری طور پر تحمّل کرنا اور میل جول رکھنا، غصہ اور غم کو تھوک دینا پڑتا ہی ہے، رشتہ ناتا خدا نے بنایا ہے آدمی کے توڑنے سے ٹوٹ نہیں سکتا۔

☆ والدین کی اطاعت ہر اس چیز میں واجب ہے جو کہ از قسم معصیت نہ ہو، "**لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق**" نیز والدین اگر غیر مسلم بھی ہوں تو ان کی خدمت گذاری اور حُسنِ معاشرت ضروری ہے، والدین اپنے بچوں کو خواہ کتنا ہی برا کہیں اور

خواہ کتنا بھی توہین آمیز معاملہ کریں۔گھر سے نکالدیں،ظلم وستم عمل میں لائیں کسی حالت میں اولاد کی توہین نہیں ہے اولاد کو ہرگز ہرگز رنجیدہ نہ ہونا چاہئے ان سے انقطاعِ تعلق کرنا اور دل گیر ہو کر پیچ وتاب کھانا انتہائی غلطی ہے،اولاد کو چاہئے کہ والدین ماجدین کی اطاعت،خوشنودی اوران کی دعائیں حاصل کریں۔

☆نہایت نرمی اور حکمتِ عملی سے تبلیغ کریں،لوگوں کو راہِ راست پر لگائیں ساتھ ساتھ اپنی اصلاح بھی توجہ سے کرتے ہیں ماحول سے خود متاثر نہ ہوں،اپنے ماحول سے دوسروں کو متاثر کریں،تعلیماتِ دینیہ سے بھی نسبت میں قوّت پیدا ہوتی ہے،اس میں بھی کوشش فرماتے رہیں،بسلسلۂ تبلیغ ونصائح بالآیات القرآنیۃ اور بالاحادیث النبویہ(علی صاحبھا الف الف سلام و تحیۃ)میں مشغول رہنا بہت بڑی کامیابی ہے۔

☆انسان کے اعمال میں نقائص کا ہونا فطری امر ہے مگر انسان کا فریضہ ہے کہ نقصانات کے ازالہ میں کوشاں رہے اور﴿ایاک نستعین﴾اخلاص سے کہتا رہے نیز کسی حال میں اللہ تعالی کی بے نیازی اور استغناء سے غافل نہ رہنا چاہئے نہ اپنے اعمال پر بھروسہ کرنا چاہئے،بلکہ بھروسہ صرف اللہ کی ذات اور اس کی رحمت پر ہونا چاہئے۔

☆یہ جماعاتِ تبلیغیہ نہ صرف ایک ضروری اور اہم فریضہ کی حسبِ استطاعت انجام دہی کررہیں ہے بلکہ اس کی بھی سخت محتاج ہیں کہ ان کی ہمت افزائی کی جائے اوران کا خود بھی مسلمانوں سے قوی رابطہ پیدا ہو،اور مسلمانوں میں اتحاد اور یگانت کا قوی جذبہ پیدا ہو۔

☆دل میں جگہ اللہ تعالی اور صرف اللہ تعالی کو دینی چاہئے،اس کے سوا کوئی بھی دل لگانے کے قابل نہیں ہے،ہاں حقوق سب کے ادا کرتے رہیں اور سب کے لئے اللہ

تعالی سے دعا کرتے رہیں۔

☆اگر صبح سے پہلے آنکھ نہیں کھلتی ہے تو سونے سے پہلے بہ نیتِ تہجد جس قدر نوافل ہوسکیں پڑھ لیا کریں۔

☆معاملات کی صفائی ازبس ضروری ہے،حساب کا صاف رہنا ہی محبت اور یگانت ہے۔

کلماتِ بابرکت حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مدظلہ

☆جس شخص نے نعمتوں کی قدر ان کی موجودگی میں نہ پہچانی وہ اس کے فُقدان کے بعد اس کی قدر پہچانے گا۔

☆جو شخص اللہ تعالی کی طرف اس کی مہربانیوں اور احسانات سے متوجہ نہ ہوا تو وہ آزمائش کی زنجیروں میں اس کی طرف کھینچا جائے گا۔

☆مسلمان کو فائدہ نہ پہنچا سکو تو نقصان نہ دو،خوش نہ کرسکو تو رنجیدہ نہ کر،تعریف نہ کرسکو تو غیبت نہ کرو۔

☆طبِّ جسمانی میں معدے اور طبِّ روحانی میں دل دماغ کی اہمیت ہوتی ہے۔

☆حضرت ابراہیم بن ادہمؒ سے کوئی فاقے کی شکایت کرتا تو فرماتے:"تم فاقے کی قدر کیا جانو،ہم نے سلطنت دے کر خریدے ہیں،ہم سے پوچھو۔

☆جب تک قلب نازیبا حرکتوں سے باز نہ آئے اس میں حقائق واسرار کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا نہیں ہوتی۔

☆اللہ تعالی جانتا تھا کہ بندہ صرف نصیحت قبول نہ کرے گا اس کئے دنیا کے مصائب کی

چاشنی کا ایسا ذائقہ چھکایا جو تجھ پر دنیا کی مفارقت سہل کر دے۔

☆ دعاء وعبادت سے تیرا مطلوب حصول بخشش وعطانہ ہونا چاہئے بلکہ اپنی عبودیت کے اظہار اور اس کی ربوبیت کے حقوق کو قائم کرنا ہونا چاہئے۔

☆ بُری نظر چھوڑ دو خشوع کی توفیق ملے گی، بیہودہ گوئی چھوڑ دو دانائی عطا ہوگی۔

☆ اگر غرور کوئی علم ہوتا تو اس کے کئے سند یافتہ ہوتے، انکساری کا سہارا لے کر چلو ورنہ ٹھوکر کھا کر پڑو گے۔

☆﴿**ولئن شئنا لنذهبنّ بالذی اوحینا الیک**﴾ میں علم پر ناز ختم اور ﴿**ولو لا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیهم**﴾ میں عمل پر ناز کی جڑ اکھاڑ دی ان آیات کو سمجھنے والا نہ علم پر ناز کرسکتا ہے نہ عمل پر۔

☆ جس سے حسد ہو اس کے لئے بلندئ درجات کی دعا کرنا حسد کا بہترین علاج ہے۔

☆ نفس کی سرکشی کو توڑنا "**اماطة الأذی عن الطریق**" میں داخل ہے۔

☆ آج کا عام روحانی مرض ہے﴿**یا لیت لنا مثل ما اوتی قارون انه لذو حظ عظیم**﴾۔

(منتخب از تصوف وسلوک)

مشعل راہ بنانے جیسی ایک اہم حدیث پاک

☆ فقیر نے ابتدائے سلوک میں یہ حدیث پڑھی اور آج تک اس کو مشعل راہ بنائے رکھا اتنا فائدہ ہوا کہ بیان سے باہر۔

ہادیٔ اعظم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور

دنیا و آخرت کی چند نہایت اہم باتوں کی نسبت سوالات عرض کئے۔

"☆ یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا عالم بن جاؤں؟ فرمایا: خدا سے ڈرتے رہنا خدا کا خوف اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے انسان پر علم وحکمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔☆ عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا انسان بن جاؤں. ارشاد فرمایا: سب سے بہتر ہے وہ شخص ہے جو دوسرے کو نفع پہنچائے، تمہیں چاہئے کہ سب کے لئے نفع بخش بن جاؤ۔☆ عرض کیا کہ میں خدا کے دربار میں سب سے زیادہ مقرّب بننا چاہتا ہوں. ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرو خدا کے مقرّب بن جاؤ گے۔☆ عرض کیا کہ میری تمنا ہے کہ عادل ومنصف بن جاؤں ارشاد فرمایا: دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔☆ عرض کیا کہ میری تمنا ہے کہ نیکی اور احسان کرنے والا بنوں فرمایا نماز اس طرح پڑھو کہ گویا تم اللہ تعالی کو دیکھ رہے ہو اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس طرح پڑھو کہ گویا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔☆ عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مکمل ہو جائے فرمایا: اخلاق وعادات سنوار لو ایمان مکمل ہو جائے گا۔☆ عرض کیا میں خدا کا اطاعت گزار بندہ بننا چاہتا ہوں ارشاد فرمایا کہ اپنے فرائض ادا کرتے رہو گے تو تمہارا شمار اطاعت گذاروں میں کیا جائے گا۔☆ عرض کیا میں اللہ تعالی سے اس حالت میں ملنا چاہتا ہوں کہ گناہوں سے پاک صاف ہوں ارشاد فرمایا کہ غسل جنابت کی برکت سے گناہوں سے پاک صاف اٹھو گے۔☆ عرض کیا کہ میری آرزو ہے کہ میدانِ حشر میں نور کے ساتھ اٹھایا جاؤں، ارشاد فرمایا کہ اگر تم ظلم نہیں کرو گے تو قیامت میں نور کیساتھ اٹھو گے۔☆ عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالی مجھ پر رحم کرے فرمایا: اپنے آپ پر اور مخلوق پر رحم کھاؤ اللہ تعالی تم پر رحم کرے گا۔☆ عرض کیا کہ

میرے گناہ کم ہوں اس کی کیا صورت ہے؟ارشاد فرمایا کہ استغفار کثرت سے پڑھا کرو گناہ کم ہو جائیں گے۔☆عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے رزق میں زیادتی ہو،ارشاد فرمایا کہ ہمیشہ پاک وطاہر رہا کرو رزق میں زیادتی ہو گی۔☆عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کا دوست بن جاؤں فرمایا جو چیزیں اللہ تعالی کو پسند ہیں ان کو اپنے لئے پسند کر لو اور جو چیزیں اللہ تعالی اور اس کے رسول کو ناپسند ہیں ان کو ناپسند کر لو تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست بن جاؤ گے۔☆عرض کیا کہ میں اللہ تعالی کے غضب سے بچنا چاہتا ہوں.فرمایا کہ اگر کسی پر بے جا غصہ نہ کرو گے تو اللہ تعالی کے غضب سے بچے رہو گے ۔☆عرض کیا کہ مستجاب الدعوات بننا چاہتا ہوں.فرمایا حرام چیزوں اور حرام باتوں سے بچو گے تو مستجاب الدعوات بن جاؤ گے ۔☆عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالی مجھے قیامت میں سب کے سامنے رسوا نہ کرے.ارشاد فرمایا کہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو گے تو اللہ تعالی قیامت کی رسوائی سے بچائے گا‘‘۔

☆عمل کرنے کے لئے یہ حدیث پاک مشعل راہ کے مانند ہے اس کو بار بار پڑھیں اور اپنی زندگی میں صفات پیدا کرنے کی کوشش کریں اللہ تعالی آپ کا حامی وناصر ہو والسلام مع الاکرام ۔(از مکتوباتِ فقیر)

فہرست

اکابر کی قیمتی نصیحتیں

(علماء اور طلباء کے لئے انمول خزانہ)

اکابرین کی قیمتی نصیحتیں